الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان
دار الافتاء والقضاء
ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

سیریل نمبر 11268 نام سہیل اصغری

فتویٰ نمبر پتہ

تاریخ 4/28/2011 موضوع مضاربت

ای میل کاتب محمد صفدر

زید نے حارس کے ساتھ مل کر کاروبار کیا طے یہ ہوا کہ حارس پیسہ لگائے گا اور زید اس پیسے سے مال خریدے گا اور فروخت کرے گا، اور یہ طے ہوا کہ نفع آدھا آدھا ہوگا مال صرف حارس نے لگایا زید کا کچھ مال نہیں لگا، لہذا زید نے حارس کے پیسے سے کچھ مال خریدا جس میں نقصان ہو گیا اب ایسی صورت میں نقصان کس کے ذمہ ہوگا قرآن اور سنت کی روشنی میں راہنمائی فرمائی جائے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر نقصان میں زید کی غفلت اور بے توجہی وغیرہ کو دخل نہ ہو بلکہ قدرتی طور پر قیمت کم ہو جانے یا کسی دوسری قدرتی آفت کی وجہ سے نقصان ہوا ہو اور یہ اصل سرمایہ تک سرایت کر گیا ہو تو یہ نقصان صرف مسمّیٰ حارس برداشت کرے گا، اور زید اجرت کا حقدار نہیں ہوگا۔

کما فی خلاصۃ الفتاوی: ولو أمره ببیعه من فلان فباعه من غیره ضمن ولو امره بالشراء من فلان فاشتراه من غیره لا یضمن هذا روایة الوکالة وقال فی المضاربة یضمن فی الوجهین الخ (ج ۴ ص ۱۸۹)۔

وفی شرح العنایة علی هامش فتح القدیر: (ثم المدفوع الی المضارب امانة فی یده) المدفوع الی المضارب من المال امانة فی یده لانه قبضه بامر مالکه لا علی وجه البدل کالمقبوض علی سوم الشراء ولا علی وجه الوثیقة (الی قوله) واذا خالف کان غاصبا لوجود التعدی منه علی مال غیره الخ (ج ۷ ص ۱۵۸)۔

وفی التنویر: (ولا تضمن بالهلاک من غیر تعد) الخ (ج ۵ ص ۶۷۸)

وفی الهندیة: عن ابی یوسف المضارب اذا اشتری بالف المضاربة متاعا وقبضه ولم ینقد الالف حتی هلک فابراه البائع منه لم یکن للمضارب ان یرجع علی رب المال بشیء والمتاع علی المضاربة (الی قوله) وما هلک من مال المضاربة فهو من الربح دون راس المال (۴ / ۳۲۱)

واللہ اعلم بالصواب
محمد صفدر عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۱۳ جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح
عبدہ نادر جان غفرلہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۱۹-۶-۱۴۳۲ھ

28/5/11